سوموار | 10-نومبر1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر250 | سوموار 9 رجب 1418ھ 10 نبوت 1376ش 10 نومبر 1997ء

بدیوں کے ترک کرنے کے ساتھ نیکیاں بھی بجالانی ضروری ہیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

جب انسان کامل طور پر اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات پر ایمان لاتا ہے اور اس کے ساتھ اسے ایک صافی تعلق پیدا ہوتا ہے دنیا اور اس کی چیزیں اس کی نظر میں فنا ہو جاتی ہیں اور اہل دنیا کی تعریف یا مذمت کا اسے کوئی خیال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس مقام پر جب انسان پہنچتا ہے تو وہ فنا کو زیادہ پسند کرتا ہے اور تنہائی اور تخلیہ کو عزیز رکھتا ہے۔

غرض بدیوں کے ترک پر اس قدر ناز نہ کرو جب تک نیکیوں کو پورے طور پر ادا نہ کرو گے اور نیکیاں بھی ایسی نیکیاں جن میں ریا کی ملونی نہ ہو۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 665)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جبکہ حقیقی نفع رساں اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ پھر کس قدر بے حیائی ہے کہ انسان غیروں کے دروازے پر ناک رگڑتا پھرے۔ ایک خدا ترس (صاحب ایمان) کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ وہ اپنے جیسے انسان کی ایسی خوشامد کرے جو اس کا حق نہیں ہے۔ متقی کے لئے خود اللہ تعالیٰ ہر ایک قسم کی راہیں نکال دیتا ہے۔ اس کو ایسی جگہ سے رزق ملتا ہے کہ کسی دوسرے کو علم بھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ خود اس کا ولی اور مربی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں۔ ان کے ساتھ وہ رافعت اور محبت کرتا ہے، چنانچہ خود فرماتا ہے (اللہ تعالیٰ بندوں پر بڑی شفقت کرنے والا ہے)

یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا، اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں، مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں، وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں، مگر حقیقی (صاحب ایمان) اور صادق (-) کا یہ کام نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 364)

دعوت الی اللہ کے ذرائع سمجھنے کی کوشش کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

پھر دلائل دینے کے بھی کئی طریقے ہوتے ہیں۔ کیونکہ کوئی تو نرم دلائل سے مانتا ہے اور کوئی گرم دلائل سے۔ کسی کو سمجھانے کے لئے عقلی دلائل کی ضرورت ہوتی ہے اور کسی کو نقلی دلائل کی۔ کسی کے ساتھ حسن سلوک کریں تو مان جاتا ہے۔ لیکن کئی ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے تو ان پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔ پھر کئی ایسے ہوتے ہیں جو ہمارے اخلاق کو دیکھ کر ہدایت پاتے ہیں۔

غرض جب تک ہم تمام پہلوؤں کو مکمل نہ کریں۔ اور جب تک ہر ایک شخص کے مرض کا صحیح مطالعہ کر کے اس کے مرض کا صحیح علاج نہ کریں۔ تب تک ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ہمارے کئی دوست ایسے ہیں کہ وہ ایسے لوگوں کے ساتھ جن کو (-) مسیح کے مسئلہ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہوتا (-) دلیلیں دینا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ ان دلائل کا ان پر قطعاً کوئی اثر نہیں ہوتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض مربی بھی اس بات کے سمجھنے اور موقع محل دیکھ کر اس کے مطابق دعوت الی اللہ کرنے میں ماہر نہیں ہیں۔ بعض مربی ایسے ہیں کہ ان کے لیکچر بہت کامیاب سمجھے جاتے ہیں اور لوگ ان کے لیکچروں کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔ لیکن ان کے ذریعہ بہت تھوڑے احمدی ہوتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں بعض ایسے مربی ہیں جو بظاہر معمولی درجہ کے اور علم میں بھی زیادہ نہیں ہوتے۔ لیکن ان کے ذریعہ سینکڑوں لوگ احمدی ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے اس کام کو سیکھ لیا ہے اور وہ لوگوں کی طبیعتوں کو دیکھ کر ان کے مطابق دلائل دیتے ہیں اور ان سمجھاتے ہیں۔ لیکن دوسرے صرف لیکچر دینا جانتے ہیں وہ یہ نہیں دیکھتے کہ جو دلائل ہم دیتے ہیں وہ لوگوں کی طبائع کے مطابق ہیں یا نہیں۔

پس جب تک دوسروں کی اخلاقی تمدنی اور علمی حالت کا صحیح مطالعہ کر کے اس کے مطابق ان کی اصلاح کی طرف توجہ نہ کریں گے تب تک کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر ہر شخص کے روحانی مرض کی صحیح تشخیص کر کے اس کے مطابق اس کی دوا اور اس کا علاج کیا جائے اور سوچ سمجھ کر اس کی طبیعت کے موافق دلائل دیے جائیں۔ تو پھر دیکھو کس طرح جماعت کو ترقی

باقی صفحہ 7 پر

انسان کو چاہئے کہ حقیقی طور پر ہی دل میں معافی مانگتا رہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تقریب شادی

○ مکرم ڈاکٹر احمد رضوان صاحب ایم بی بی ایس ابن مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ صاحب (زعیم اعلیٰ انصار اللہ شاہدرہ۔ لاہور) کی تقریب شادی عزیزہ طیبہ مبارکہ صاحبہ بنت مکرم عبدالمنان صاحب ربوہ کے ہمراہ 23۔ اکتوبر 97ء کو قرار پائی، حضرت صاحب نے ازراہ شفقت 19۔ اکتوبر 1997ء کو ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر ان کے نکاح کا اعلان بیت الفضل لندن میں فرمایا تھا، انصار اللہ لان ربوہ میں تقریب رخصتانہ کے موقع پر حضرت صاحب کے مقرر فرمودہ نمائندہ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے دعا کروائی۔ جس کے بعد 25۔ اکتوبر کو شاہدرہ میں ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ (عزیزہ طیبہ مبارکہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (دعوت الی اللہ) کی سب سے چھوٹی ہمشیرہ ہیں۔)

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت ہی بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

نکاح

○ مکرم زاہد احمد خان صاحب ولد عبد الرشید خان صاحب محلہ دارالصدر غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ زاہدہ فرحت بنت مکرم محمد یونس خالد صاحب محلہ دارالصدر غربی ربوہ مورخہ 2-11-97 بوقت عصر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بعوض مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پڑھا اور دعا کروائی۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم ماسٹر چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ صدر جماعت احمدیہ چک R-191/7 ضلع بہاولنگر تقریباً 80 کی عمر میں مورخہ 3- اکتوبر 1997ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے۔ اپنی جماعت میں طویل عرصہ تک سیکرٹری مال اور زعیم مجلس انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

10 نبوت 1376 ھش — 10 نومبر 1997ء

مشعل راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ سائل کو دیکھ کر چڑ جاتے ہیں اور کچھ مولویت کی رگ ہو تو اس کو بجائے کچھ دینے کے سوال کے مسائل سمجھانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس پر اپنی مولویت کا رعب دکھا کر بعض اوقات سخت سست بھی کہہ بیٹھتے ہیں۔ افسوس ان لوگوں کو عقل نہیں اور سوچنے کا مادہ نہیں رکھتے۔ جو ایک نیک دل اور سعید الفطرت انسان کو ملتا ہے۔ اتنا نہیں سوچتے کہ سائل اگر باوجود صحت کے سوال کرتا ہے تو وہ خود گناہ کرتا ہے۔ اس کو کچھ دینے میں تو گناہ لازم نہیں آتا، بلکہ حدیث شریف میں (-) الفاظ آئے ہیں۔ یعنی خواہ سائل سوار ہو کر بھی آئے تو بھی کچھ دے دینا چاہئے اور (کلام الٰہی) میں ارشاد آیا ہے کہ سائل کو مت جھڑک۔ اس پر یہ کوئی صراحت نہیں کی گئی کہ فلاں قسم کے سائل کو مت جھڑک۔ اور فلاں قسم کے سائل کو جھڑک۔

پس یاد رکھو کہ سائل کو نہ جھڑکو۔ کیونکہ اس سے ایک قسم کی بداخلاقی کا بیج بویا جاتا ہے۔ اخلاق یہی چاہتا ہے کہ سائل پر جلدی ناراض نہ ہو۔ یہ شیطان کی خواہش ہے کہ وہ اس طریق سے تم کو نیکی سے محروم رکھے۔ اور بدی کا وارث بناوے۔"

جہاں تک سائل کو کچھ دینے کا سوال ہے۔ یہ بات تو اس ارشاد سے بالکل واضح ہو گئی کہ اگر اسے مانگنے میں گناہ ہے تو آپ کو اسے کچھ دینے میں کوئی گناہ لازم نہیں آتا۔ گویا کہ آپ کا دینا آپ کے لئے مفید ہی ثابت ہو سکتا ہے۔ یعنی آپ کے لئے ثواب کا باعث بن جاتا ہے اور دیکھا جائے تو ایسے لوگ جو صحت کے باوجود سوال کرتے ہیں ان کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ عام طور پر معذور لوگ سوال کرتے ہیں۔ کچھ لنگڑے لولے ہیں۔ کچھ ویسے کسی اور رنگ میں معذور ہیں۔ وہ سوال کرتے ہیں۔ جب وہ سوال کرتے ہیں تو عام طور پر انسان کے دل میں ترس پیدا ہوتا ہے اور وہ انہیں کچھ نہ کچھ دے دیتا ہے۔ اور ثواب کما لیتا ہے۔ لیکن اگر کچھ لوگ ایسے بھی ہوں۔ جو صحت مندی کے باوجود کوئی کام نہ کرنا چاہیں اور مانگنے پر آمادہ رہیں تو انہیں کچھ دے دینے میں بھی گناہ لازم نہیں آتا۔ یہ بات تو ان کے اپنے سوچنے والی ہے۔ اس کیفیت میں انہیں مانگنا چاہئے یا نہیں مانگنا چاہئے۔ یا اگر حکومت یا کوئی اور ادارہ چاہتے ہیں کہ صحت مند لوگوں کو کوئی نہ کوئی کام ملے اور وہ اپنی زندگی کو بیکار نہ بنائیں۔ مانگ کر گزارا نہ کریں۔ تو یہ اور بات ہے یہ بھی ایک نیکی کا کام ہے کہ کسی صحت مند کو کام پر لگا دیا جائے۔ اس کی مانگنے کی عادت ترک کروا دی جائے۔ لیکن ایسا کون کرے۔ کیا وہ شخص جس سے وہ مانگتا ہے وہ اس کو نصیحت کرنے بیٹھ جائے۔ اور اسے کچھ دینے کی بجائے اسے سخت سست کہنے لگے۔ ہرگز نہیں۔ اس ارشاد سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ جس سے کوئی شخص مانگتا ہے اس کے لئے تو کچھ نہ کچھ دے دینا ثواب ہی کا موجب بنتا ہے۔ چاہے وہ معذور ہو یعنی مانگنے والا یا معذور نہ ہو کیونکہ جیسا کہ حضرت صاحب نے یہاں صراحت فرما دی ہے جب یہ کہا گیا ہے کہ سائل کو مت جھڑک تو یہ نہیں بتایا گیا کہ کس قسم کے سائل کو مت جھڑک۔ یا کس قسم کے سائل کو جھڑکا جا سکتا ہے۔ سائل کا لفظ عمومی رنگ میں استعمال کیا گیا ہے۔ اور عمومی رنگ میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو کسی نہ کسی معذوری کی وجہ سے مانگتے ہیں اور وہ لوگ بھی شامل ہیں جو معذوری نہ ہونے کے باوجود بھی مانگتے ہیں۔

پس جب کچھ مانگا جاتا ہے تو دے دینا کار ثواب ہے۔ لیکن اس موقعہ کے علاوہ اگر حکومت یا کوئی ادارہ یا کوئی شخص کسی کو نصیحت کرے کہ صحت مند ہو کر مانگنا اچھا بات نہیں تو اس میں کوئی برائی نہیں۔ یہ موقع بھی نصیحت کا ہو گا کیونکہ جب مانگا نہیں جا رہا اور مانگنے کے متعلق نصیحت کی جاتی ہے کہ نہ مانگا جائے تو یقیناً یہ نصیحت پر تاثیر ہو گی۔ اور جس وقت کوئی مانگتا ہے اس وقت نصیحت کرنا اس کے دل میں چڑ پیدا کر دے گا۔ اس میں غصہ پیدا کر دے گا۔ اور یہ دونوں باتیں مفید نہیں۔

پس حضرت صاحب کے اس ارشاد کو ہمیشہ یاد رکھئے اور اپنے سامنے رکھئے کہ مانگنے والے کو تو کچھ نہ کچھ دے ہی دیا جائے۔ چاہے وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ نصیحت کرنی ہو تو نصیحت ضرور کرنی چاہئے پر کسی اور موقع پر کرنی چاہئے۔ یوں تو یہ بھی کہا جاتا ہے ناکہ نصیحت کرنے کے لئے کسی بہتر وقت کا انتخاب کرنا چاہئے۔ نصیحت کو قبول کرنے کے لئے بھی ایک خاص وقت ہوتا ہے اگر اس وقت نصیحت کی جائے تو وہ دل پر اثر کرتی ہے۔ اگر کسی صحت مند کو کسی اچھے وقت پر نصیحت کی جائے اور اس کی مدد بھی کر دی جائے اور اسے کوئی کام دلا دیا جائے تو وہ تو یقیناً آپ کا ممنون ہو گا۔ لیکن اگر ایسے وقت میں نصیحت کی جائے جب وہ مانگنے کے لئے آپ کے پاس آیا ہے تو یہ نصیحت یقیناً کارگر نہیں ہو گی۔ وہ اپنی کسی نہ کسی ضرورت کو سامنے رکھ کر آیا ہے اور اب اس کی ضرورت پوری نہیں ہو رہی وہ آپ کی بات کیوں سنے گا۔

پس نصیحت کے لیے کوئی اچھا وقت تلاش کیجئے اور ہر صحت مند کو اس بات کی نصیحت کیجئے کہ کمائے اور کھائے۔ آخر یہ بھی تو ہمیں بتایا گیا ہے کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ لیکن یہ بات کہنے کا کوئی وقت موزوں ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ جب نیچے ہاتھ پھیلایا گیا ہے تو اس کو جھٹک دیا جائے۔ اس کو جھٹک دینے سے کوئی نصیحت کارگر نہیں ہو گی۔

پس آیئے ہم اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ جب کوئی سوال کرتا ہے تو اس وقت جو کچھ بھی بن پڑے اسے دے دینا چاہئے اور اگر ہم سمجھتے ہیں کہ اسے مانگنا نہیں چاہئے تھا تو اس کو نصیحت کرنے کے لئے کسی موزوں وقت کا انتخاب کیجئے اور اسے سمجھایئے اور پھر نہ صرف سمجھایئے بلکہ اس کی مدد کیجئے۔ اس کو کسی کام پر لگایئے۔ اسے کوئی فن سکھا دیجئے۔ اس کی عزت نفس کو ابھاریئے اور اسے یہ یقین دلا دیجئے کہ مانگ کر کھانے سے کما کر کھانا بہتر ہے۔ کہتے ہیں کہ مال گیا تو تھوڑا بہت گیا اور عزت گئی تو سب کچھ گیا۔ جو شخص اپنی عزت کو داؤ پر لگا کر مانگنے لگتا ہے اور اسے عزت نفس کا واسطہ دیا جائے اور اسے سمجھایا جائے کہ کما کر کھانا بہتر ہے تو یقیناً بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جو یہ بات مان جائیں گے۔ لیکن بہرحال بنیادی بات یاد رکھنے والی یہ ہے کہ حضرت صاحب کے اس ارشاد میں سوالی کو کچھ دے دینے کی بات کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے۔

لاکھوں لاکھ کتابیں چھاپو
جو ہوں سستی سے بھی سستی
ہر اک مانگے، ہر اک لے لے
چلتی پھرتی دست بدستی
علم کو یوں پھیلاؤ گھر گھر
مستی ہو تو علم کی مستی

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

کچھ عرصہ پہلے میں نے ایک (...) خطبہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ جماعت کے انفاق فی سبیل اللہ کو ان لوگوں کے تقویٰ سے براہ راست ایک نسبت ہے جو ان اموال کو بطور امین خرچ کرتے ہیں۔ اگر ان اموال کو جو خدا کی خاطر قربانی کرنے والے محض للہ سلسلہ کو پیش کر رہے ہوتے ہیں' خرچ کرنے والے اللہ کے تقویٰ کے ساتھ خرچ کریں اور اموال کی امانت کا حق ادا کریں تو کئی طرح سے جماعت میں بے شمار بڑھتی چلی جانے والی برکتیں عطا ہوں گی۔ پس اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مجھے امید ہے کہ جو تقویٰ سے خرچ کرنے والے ہیں یعنی اس احتیاط سے خرچ کرنے والے ہیں جیسے وہ اپنی جیب سے خرچ کر رہے ہوں ان کے ساتھ خدا تعالیٰ ایسا ہی سلوک فرمائے گا۔ ان کے گھر بھی برکت سے بھر دے گا ان کے اموال میں بھی برکت دے گا ان کے نفوس میں بھی برکت دے گا۔ اور ان کے ساتھ ثواب کے معاملہ میں بھی ویسا ہی سلوک فرمائے گا کہ گویا انہوں نے خود یہ مالی قربانی کی تھی اور اس کے نتیجہ میں وہ اموال جہاں خرچ کئے جائیں گے ان اخراجات میں بھی بے شمار برکت ہو گی اور ان کے نتائج بہت زیادہ شاندار نکلیں گے۔ خرچ کرتے وقت اگر بددیانتی کی ملونی ہو جائے تو وہ خرچ برکتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور ایسے لوگ بڑے ہی بدنصیب ہوتے ہیں جو پاک اموال کو برکتوں سے محروم کر رہے ہوں۔ قربانی کرنے والا جب خدا کی خاطر اپنے حلال رزق میں سے کچھ پیش کرتا ہے تو وہ ایک پاک مال ہے جو اس نے خدا کے حضور پیش کیا اور وہ مال اسی بات کا حق دار ہے کہ اسے بکثرت برکت عطا ہو جیسا کہ (-) وعدہ کیا گیا ہے۔ لیکن اگر کاشت کار دیانت داری سے کاشت نہیں کرتا محنت کر کے بیج کو زمین میں دبانے کی بجائے اوپر پھینک کر واپس آ جاتا ہے اس کے نفس میں کچھ بددیانتی کی ملونی ہو خواہ وہ اپنے کام کے لئے ہو یا مالک کے کام کے لئے ہو تو اس بیج پر یہ مثال صادق نہیں آئے گی جو (کلام الٰہی) نے پیش کی ہے۔

پس میرا مطلب یہی ہے کہ خرچ کرنے والا اگر دیانت داری کے تقاضوں کو پورا کرے گا اور تقویٰ سے خرچ کرے گا تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اخراجات میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے گا۔ جو لوگ اخلاص اور تقویٰ کے ساتھ خدا کی راہ میں قربانیاں کرتے ہیں ان کے ساتھ تو خدا کا معاملہ ہونا ہی ہونا ہے' ان کے متعلق تو بعض بزرگوں کے اقوال سے پتہ چلتا ہے کہ سات نسلوں تک ان کی اولادیں ان کی قربانیوں کا فیض کھاتی ہیں۔ اس لئے اس مثال کو ان تین جہتوں سے دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے معاملہ کتنا پھیلتا چلا جاتا ہے اور اس میں مزید جہتیں بھی تلاش کریں تو سات بالیوں کی مثال بھی سمجھ آ جاتی ہے کہ ایک دانہ کس قسم کی سات بالیاں اگاتا ہے۔ خرچ کرنے والے' ان کی اولادیں' ان کی بیویاں اور جو لوگ مال پیش کرنے والے ہیں ان کی اولادیں اور ان کی بیویاں اور وہ خود' اور اسی طرح اگر آپ ان لوگوں کو بھی ساتھ شامل کر لیں جو خود کچھ کر تو نہیں سکتے مگر بڑے درد دل کے ساتھ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے والوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں وہ سب اس مثال میں شامل ہیں۔ پس سات کا عدد تو صرف تکمیل کے طور پر استعمال ہوا ہے ورنہ سات کی تعداد کوئی ایسی تعداد نہیں ہے کہ اسے پورا کر کے یہ سمجھ لیا جائے کہ خدا کے فضلوں کے عدد پورے ہو گئے بلکہ اس میں یہ خوشخبری ہے کہ تم سات تک گنو تمہیں ایک دانہ سات بالیوں پر منتج ہوتا دکھائی دے گا لیکن اگر تم اپنے رب پر حسن ظن رکھو گے اور اگر تم قربانیوں کے تقاضے پورے کرو گے تو ایک دانہ سات بالیاں نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ بالیاں اگائے گا اور وہ تعداد بڑھتی چلی جائے گی۔ اور جب خدا کسی چیز کی تعداد کو غیر معین فرما دیتا ہے تو پھر وہ غیر معین ہی رہتی ہے۔ پھر اس میں اس تعداد کی حد بندی ہماری محنتوں کی حد بندی کے ساتھ وابستہ ہو جاتی ہے' ہمارے خلوص کی حد بندی کے ساتھ وابستہ ہو جاتی ہے پھر خدا کے فضل کی کوئی حد بندی نہیں رہتی۔

پس اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو مالی قربانی کے لحاظ سے ایسے رستے پر ڈال چکا ہے جو بکثرت بڑھتے چلے جانے والا رستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مالی قربانی کے اس معیار پر قائم ہو چکی ہے جسے چوٹی کی مالی قربانی کہا جاتا ہے جسے ربوہ کی مالی قربانی کہا جا سکتا ہے یعنی اونچے پہاڑی علاقوں کی مالی قربانی سے تعلق رکھنے والا مضمون ہے لیکن اب جو فکر ہے وہ کل کی فکر ہے آج کی تو کوئی فکر نہیں رہی اور کل کی فکر بھی اس پہلو سے ہے کہ مال خرچ کرنے والے متقی پیدا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ تقویٰ رکھنے والوں کے ہاتھ میں جماعت کی قربانیوں کے اموال دے' ان کو برکت بخشے' ان کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ ان جگہوں پر بیٹھیں جن جگہوں سے خرچ ہونے کے لئے ان اموال نے گزرنا ہے اور خدا کے فرشتوں کی طرح ان کی نگرانی رکھیں۔ اگر ایسا ہو اور خدا کرے کہ ہمیشہ ایسا ہی ہو تو پھر آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اموال آنے اور ان کے خرچ کرنے کا مضمون اس مثال کے مطابق لامتناہی پھل اور لامتناہی بیجوں کا مضمون بن جائے گا۔

ضمناً اس کا ایک دوسرا پہلو بھی بیان کرنے کے قابل ہے اور وہ یہ کہ جماعت کے جو لوگ مالی قربانی کرنے والے باقاعدہ رجسٹرڈ ہیں یعنی جن کو چندہ دہندگان کے طور پر شمار کیا جا چکا ہے ان میں بھی کئی قسمیں ہیں۔ وہ سارے کے سارے اپنے آخری اعلیٰ معیار تک نہیں پہنچ پائے۔ ان میں سے ایک بڑا طبقہ ایسا بھی ہے جو چندہ اگر شرح کے مطابق دیتا بھی ہے تو شرح مقرر کرتے وقت کچھ غفلتیں کر جاتا ہے۔ بہت سے اندرونی معاملات ایسے ہیں جن کا تعلق بیرونی آنکھ سے نہیں ہوا کرتا صرف اندرونی تقویٰ کی آنکھ سے ہوتا ہے۔ ایک انسان اپنی آمد مقرر کرتے وقت کئی قسم کے پیمانے استعمال کر سکتا ہے۔ ایسے کئی قسم کے پیمانے ہوتے ہیں جن میں سے ہر ایک پیمانہ بسا اوقات باہر کی آنکھ سے دیکھنے والے کے لئے۔ ایک جائز پیمانہ ہو گا۔ اس پر یہ الزام نہیں لگایا جا سکتا کہ تم نے اس پیمانے سے اپنے مال کو تولا ہے تو تم نے جھوٹ بولا ہے اور تم نے دھوکا کیا ہے۔ لیکن اندرونی تقویٰ کا مضمون ایک ایسا دلچسپ مضمون ہے کہ جوں جوں تقویٰ کا معیار بڑھتا ہے خدا تعالیٰ انسان کو نئے پیمانے بھی دکھانے لگتا ہے اور انسان سمجھتا ہے کہ جب پہلے خدا کی راہ میں میں نے مال دینے کے لئے جو پیمانہ چنا تھا وہ تو چھوٹا تھا' اگر اس پہلو سے دیکھوں تو اس میں اتنی مزید گنجائش موجود تھی وہ میں نے پوری نہیں کی' اس پہلو سے دیکھوں تو اتنی اور بھی گنجائش موجود تھی وہ خانہ تو خالی ہی رہا۔ تو بعض لوگ تو اپنے اموال کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے پیمانے تنگ کرنے کا رجحان رکھتے ہیں اور یہی سوچتے رہتے ہیں کہ کس بہانے کم دیں اور جھوٹے بھی ثابت نہ ہوں۔ جب کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو زیادہ دینے کے بہانے ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو حقیقتاً متقی ہیں ان کے اموال میں خدا تعالیٰ برکت بخشتا ہے ان کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے سلوک میں ایک ایسی شان پائی جاتی ہے جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوتی تو غرض (اللہ تعالیٰ جس کے لئے بڑھا دیتا ہے) کا مضمون پوری طرح ان کے حق میں صادق آتا ہے خدا کی راہ میں قربانی کرنے والے کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو شرح کے مطابق ویسے ہی چندہ نہیں دے سکتے۔ وہ اس کی استطاعت ہی نہیں رکھتے یعنی ظاہری طور پر استطاعت نہیں رکھتے بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو باطنی طور پر استطاعت نہیں رکھتے۔ بعض لوگوں کی آمد کے مقابل پر اخراجات اتنے زیادہ ہوتے ہیں کہ بیچارے مجبور ہوتے ہیں۔ بعض کے دل اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ وہ بھی بیچارے مجبور ہوتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں نیکی کا کام ہے' جانتے ہیں اچھی بات ہے' سلسلہ سے محبت بھی رکھتے ہیں مگر مٹھی نہیں کھلتی' کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک سیٹھ کو اللہ تعالیٰ ایک کروڑ روپیہ عطا کر رہا ہے اور اس میں سے وہ چھ لاکھ روپیہ سالانہ دینا شروع کر دے اس لئے وہ بیچارے دل کے غریب ہوتے ہیں (-) تم امیری کو دولت گننے کے طریق پر معین نہ کیا کرو' امیری تو دل سے تعلق رکھنے والی چیز ہے یا دل امیر ہوتے ہیں یا دل غریب ہوتے ہیں۔ پس ظاہری دولت کا پیمانہ درست نہیں ہوتا۔ خدا کی نظر اس اندرونی دولت کے پیمانے پر ہوتی ہے جس کی بناء پر کچھ لوگ امیر ٹھہرتے ہیں اور کچھ لوگ غریب۔ مگر ان کا معاملہ بھی لاعلاج نہیں ہوتا۔ انہیں اگر بار بار کی تذکیر کی جائے اور بار بار توجہ دلائی جائے تو ان پر ضرور اثر ہوتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ جب بھی اموال کے معاملہ میں خطبہ دیتا ہوں تو کثرت کے ساتھ ایسے خطوط ملتے ہیں جن میں اس بات کا اعتراف کیا جاتا ہے کہ پہلے توفیق نہیں تھی ہمت نہیں پڑتی تھی مگر خطبہ سنا ہے دل میں ایک تبدیلی پیدا ہوئی ہے' چند دن غور کے بعد آخر یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ جو کچھ بھی ہو گا دیکھا جائے گا اللہ تعالیٰ کے ساتھ سیدھا معاملہ کرنا ہے' چنانچہ بعض لوگ جب اپنے راز کھولتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے کہ بیچارے کیا کیا بہانے بنا کر بیٹھے ہوئے تھے اور نیکی سے محروم چلے آ رہے تھے۔ صرف یہی نہیں بعد میں جو خط آتے ہیں ان کا رنگ ہی کچھ اور ہو جاتا ہے۔ وہ جب یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ انہوں نے خدا کے ساتھ اپنے معاملات سیدھے کرنے ہیں تو تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ان کے دلوں میں ایسی بشاشت پیدا ہو جاتی ہے ایسا نور ان کو عطا ہو جاتا ہے کہ بعض لکھنے والے کہتے ہیں کہ ہمیں تو زندگی کا اب مزہ آنا شروع ہوا ہے۔ پہلے ایک گھٹن سی تھی۔ ایک بدمزگی سی تھی لیکن جب سے ہم نے اپنے دل کو صاف اور سیدھا کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بڑے ہی لطف کی زندگی بسر کرنے لگ گئے ہیں۔ پس وہ لوگ بھی ہیں جن میں چندہ بڑھانے کی ابھی گنجائش موجود ہے۔ اس کے علاوہ ایک بہت بڑی تعداد ایسے احمدیوں کی ہے جو تربیت کی کمی کی وجہ سے یا نظام سلسلہ کی طرف سے کماحقہ توجہ دلانے میں کمی کی وجہ سے چندہ دے ہی نہیں رہے۔ ایسے دوستوں کو توجہ دلا کر چندے بڑھانے کی شہروں میں بھی گنجائش موجود ہے۔ اور دیہاتوں میں بھی۔

مجھے یاد ہے ایک دفعہ میں انصار اللہ کے دورے پر کراچی گیا اب کراچی کی جماعت تو (بفضل خدا) بڑی منظم ہے اور خدا کے فضل سے سائنٹفک بنیادوں پر یعنی سائنسی طریق پر مربوط کام کرنے والی جماعت ہے اس لئے ان کی تجنید کا معیار بھی اس لحاظ سے بہت اونچا ہے میں نے جب انصار اللہ کی تجنید کی تعداد دیکھی تو میں نے کہا یہ تو پوری تعداد ہے ہی نہیں' آپ کے بہت سے انصار ہیں جو آپ کی نظر سے اوجھل پڑے ہوئے ہیں' آپ نے ان کو شمار ہی نہیں کیا۔ انہوں نے کہا جی یہ کیسے ہو سکتا ہے آپ کو کیا پتہ ہم یہاں کام کرتے ہیں کراچی میں تو کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جو کارکنوں کی آنکھ سے اوجھل رہ جائے سب گنتی میں پورے کے پورے ہیں بتائیں کس طرح کوئی الگ رہ سکتا ہے۔ میں نے کہا آپ کی بات بھی درست ہو گی مگر میری بھی درست ہی ہے' آپ کوشش کریں محنت کر کے دیکھیں تو آپ کو مزید آدمی مل جائیں گے۔ چنانچہ ایک حلقے کے متعلق ان کی جو پہلی رپورٹ تھی اس کے مطابق انصار کی تعداد 42 تھی لیکن جب دوبارہ کوشش کی گئی تو یہ تعداد بڑھ کر 62 تک پہنچ گئی یعنی کم و بیش پچاس فیصدی آدمی نظروں سے اوجھل تھے حالانکہ وہ کہہ یہ رہے تھے کہ یہاں کوئی ایک بھی گوشہ ایسا نہیں ہے جو نظر سے اوجھل رہ گیا ہو۔ لیکن بعد میں جو

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب کا ایک خط

یہ خط حضرت مولانا محمد شریف صاحب نے اس وقت خاکسار کو دیا۔ جب میں اپنے ہمراہیوں کے ساتھ کبابیر سے آگے روانہ ہوا۔ یہ 1945ء کی بات ہے۔

(نسیم سیفی)

برادرم مکرم نور محمد نسیم سیفی بی۔اے

(سلام)

آج آپ ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت آپ کا حافظ و ناصر رہے۔ اور آپ کو اپنے کام میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ اور پھر ہم سے ملائے۔ آمین

آپ کی خدمت مجھ سے نہیں ہو سکی۔ سب حالِ ماغریبان دیار آپ پر واضح ہے۔ امید ہے چشم پوشی فرمائیں گے۔ بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس حسرت کا ازالہ کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ اگر آپ اکیلے ہی ہوتے۔ تو اغلب یقین تھا۔ کہ وہ آپ کی خدمت کرتا۔ جو ایک بھائی دوسرے بھائی سے توقع رکھتا ہے۔

آپ کی جدائی ہم پر شاق ہے۔ اور مجھے آپ کی اس جدائی کی وہی تکلیف ہے۔ جو آپ فرقت اور کسی فرصت کے وقت محسوس کیا کریں گے اس سے زیادہ کیا کہہ سکتا ہوں۔

آپ ہماری امانت خدا تعالیٰ کے سپرد ہیں۔ اور اس زندہ حی و قیوم و قدیر رب پر ہماری بڑی امیدیں ہیں (اللہ نے چاہا تو) وہ آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔

لطفِ او ترکِ طالباں نکند
کس بہ کار لیش زماں نکند
ہر کہ آں جست یافتہ است
تافت آں رو کہ سر نتافتہ است

یقین رکھیں۔ کہ ہمارا خدا قادر خدا ہے۔ ہر حالت میں اسے یاد رکھیں۔ اور اس پر توکل رکھیں۔ وہ ہر حالت میں آپ کی مدد کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ آپ پورے طور پر صرف اسی کے ہی در پر اپنی ہر ضرورت لے کر جائیں۔ (کلام الٰہی با تشریح) پڑھتے رہیں۔ کوشش کریں کہ ہر ماہ ایک دفعہ ضرور کشتی نوح ختم کر لی جائے۔ ازالہ اوہام 'دعوۃ الامیر' 'احمدیت' 'حقیقتہ .....' ..... ہندوستان میں 'الوصیت ہمیشہ آپ کے مطالعے میں رہیں۔ دار الامان میں جو نئی کتاب شائع ہو۔ شائع ہوتے ہی خرید کر مطالعہ کر لیا کریں۔ الفضل و سن رائز' ریویو آف ریلیجنز ہمیشہ آپ کے رفقاء ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قلم عطا فرمائی ہے۔ اسے سلسلہ کی خدمت کے لئے ہمیشہ استعمال کرتے رہیں۔ مشکل ترین مسائل خدا تعالیٰ اپنی قدرت سے خود سمجھا دیتا ہے۔ پس آپ بجائے انسانی مدد کے خدا کی مدد کے طالب رہیں۔ اور دعا کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کسی کا محتاج نہ کریں (-) حضرت بانی سلسلہ اور آپ کے آئمہ سے دلی محبت رکھیں۔ اور اپنا کوئی قول اور فعل ان کے اقوال اور افعال کے خلاف نہ ہو۔ اور ان کے مدارج کی ترقی اور ان کے مقاصد اور مساعی کے بار آور اور پورا ہونے کے لئے ہمیشہ دعا فرماتے رہیں۔

آپ پر جو انعام اور فضل ہو رہا ہے۔ وہ حضرت بانی سلسلہ اور آپ کے برحق (امام) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے سبب ہے۔ پس آپ جب کبھی کوئی اچھا منظر یا اچھی نعمت پائیں تو ان کے لئے ضرور دعا کریں۔

اگر مغرب کے بعد دو رکعتوں کا التزام کریں (یعنی چھٹی اور ساتویں رکعت) اور ان میں صرف والدین اور اہل و عیال اور اعزہ و اقارب کے لئے دعا کریں بہت مبارک امر ہوگا (اللہ نے چاہا تو) (بابرکت مہینہ) کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا بہت سی برکات کا موجب ہوتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں۔

میرے لئے بھی دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مجھے جس کام کے لئے حضرت صاحب نے یہاں بھیجا ہوا ہے اس کے کرنے اور آپ کی منشاء کے موافق کرنے کی توفیق عطا فرماوے میں نہایت ہی عاجز و ناتواں و کمزور اور بے کس و بے بس ہوں۔ اس لئے میرے لئے بھی کبھی کبھی توجہ سے دعا فرماتے رہیں۔ میں آپ کا نہایت ممنوں ہوں گا۔ بوقت فرصت کبھی کبھی بذریعہ خط بھی یاد فرما لیا کریں تو اور بھی زیادہ ممنون ہوں گا۔

میں خود اس بات کا گواہ ہوں۔ کہ آخر شب کی عبادت میں دعا سے وہ کام ہو جاتے ہیں۔ جو سو فیصدی ناممکن ہوتے ہیں۔ لیکن آخر شب کی عبادت کے لئے توفیق ملنا بہت سی کوشش اور اللہ تعالیٰ کی عنایت پر موقوف ہے۔

اپنے رفقاء کار کی ہمیشہ سہولت مد نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے سہولت پیدا کرے گا۔ بے تکلفی سے اکثر بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے حتی الوسع کلام میں بے تکلفی سے اجتناب کریں۔ اس کے ساتھ جو کچھ منسلک ہے۔ وہ صرف آپ کے لئے ازراہ جذبہ اخوت و محبت ہدیہ ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

کسی دوست کے پاس اس کے اظہار کی ضرورت نہیں۔

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے میرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو
گام زن ہو گے رہِ صدق وفا پر گر تم
کوئی مشکل نہ رہے گی جو سر انجام نہ ہو
میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو
ظلمت رنج و غم و درد سے محفوظ رہو
مہرِ انوار درخشندہ رہے شام نہ ہو

والسلام

وکان اللہ معکم اینما کنتم

خاکسار آپ کا بھائی

محمد شریف

ooo

مرزا خلیل احمد قمر

وقفِ جدید

وقف جدید جماعت احمدیہ کا ایک اہم ادارہ ہے جو دیہات میں رہنے والے احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کی ضرورت کو پورا کرتا ہے اور آئندہ کی نسل کو احمدیت کے رنگ میں تعلیم و تربیت دینے میں کوشاں ہے وقف جدید حضرت امام جماعت الثانی کی پچاس سالہ امامت کی آخری تحریک ہے مگر ایک لحاظ سے اولین تحریک بھی ہے جب حضرت امام جماعت الثانی 1914ء میں جماعت احمدیہ کی امامت پر متمکن ہوئے تو آپ کے ذہن میں تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کی ایک تحریک کا خاکہ ترتیب پا رہا تھا۔ چنانچہ آپ نے 17۔ دسمبر 1917ء کو اپنے خطبہ میں اس تحریک کی تفصیلات کو جماعت کے سامنے بیان فرمایا کہ تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کو کون سا طریق اختیار کرنا چاہئے۔

اس کے بعد آپ نے 9۔ جولائی 1957ء کو عید کا خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے بغیر نام لئے ایک عظیم الشان اور دور رس نتائج کی حامل تحریک وقف جدید کا اعلان فرمایا۔ اور اس کی تفصیلات اور خد و خال بیان فرمائے پھر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر 27۔ دسمبر 1957ء کو وقف جدید کی مزید تفصیلات جماعت کے سامنے بیان فرمائیں۔ اس عظیم الشان تحریک وقف جدید کی اہمیت کے پیش نظر آپ نے جلسہ سالانہ کے فوراً بعد احباب جماعت کے نام ایک اہم پیغام میں فرمایا۔

"یہ کلام خدا کا ہے۔ اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا"

(الفضل 7۔ جنوری 1958ء)

احباب جماعت نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہا اور بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیا پھر آپ نے وقف جدید کے بارے میں فرمایا۔

"جب روپیہ زیادہ آنا شروع ہو گیا اور نوجوان بھی زیادہ تعداد میں آگئے اور انہوں نے ہمت کے ساتھ جماعت کو بڑھانے کی کوشش کی تو جماعت کو پتہ لگ جائے گا کہ یہ سکیم کیسی مبارک اور پھیلنے والی ہے"

(الفضل 16۔ جنوری 1958ء)

"یہ تحریک (وقف جدید) جس قدر مضبوط ہو گی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہو گا۔ کیونکہ جب کسی کے دل میں نور ایمان داخل ہو جائے تو اس کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے"

(الفضل 5۔ جنوری 1962ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے وقف جدید کے بارے میں فرمایا۔

"خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازوں میں سے رحمت کا ایک دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے اس نظام کے ذریعہ حضرت امام جماعت الثانی نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان کر دیا ہے...... وقف جدید کی تنظیم جماعت کی تربیت کے لئے بڑی اہم تنظیم ہے"۔

(الفضل 4۔ جنوری 1967ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا "کوشش ہونی چاہئے اس میں تعداد زیادہ ہو۔ کثرت کے ساتھ احمدی بچے عورت بوڑھے جوان اس میں شامل ہوں..... وقف جدید کے چندہ میں زیادہ سے زیادہ شمولیت اختیار کریں۔"

(از ضمیمہ ماہنامہ انصار اللہ جنوری 1986ء)

"یہ تحریک اللہ نے چاہا تو ایک لمبی چلنے والی تحریک ہے اور بہت ہی نتیجہ خیز بات ہو گی...... میں امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعتیں جو اس تحریک کے فوائد سے غافل رہنے کی وجہ سے اس میں ہلکا سا حصہ لیتی رہی ہیں اب اس تحریک میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں گی۔"

(الفضل 11۔ جنوری 1989ء)

دفتر اطفال کا قیام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثالث نے اکتوبر 1966ء میں دفتر اطفال کے قیام کا اعلان فرمایا اور احمدی بچوں (اطفال و ناصرات) کو اس عظیم الشان تحریک میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔ تاکہ چھوٹی عمر میں بچے چندہ دینے کے عادی ہو جائیں۔ یہ امر بچوں کی اگلی نسل کی تربیت کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔

احمدی ماؤں کی ذمہ داری دفتر اطفال کا ایک بڑا حصہ جو ناصرات الاحمدیہ سات سال کے عمر کے بچے اور بچیوں پر مشتمل ہے وہ لجنہ اماء اللہ کے سپرد ہے اس غرض کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے احمدی ماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں آپ ان کی دینی تربیت اس رنگ میں کریں...... اس طرف توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہنوں میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔"

(الفضل 11۔ فروری 1968ء)

"اگر سارے کے سارے بچے اطفال و ناصرات اس طرف توجہ دیں...... یا مجھے یوں کہنا چاہئے کہ جماعت کے وہ تمام بچے جن کی عمر ابھی

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفےٰ تبسم

اخلاقی تعلیم

بد اخلاقی سے بچنے کے متعلق ہمیں نصیحت کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

یاد رکھو کہ یہ تکبّر صرف شیطان ہی میں نہیں ہے بلکہ بہت ہیں جو اپنے غریب بھائیوں پر تکبّر کرتے ہیں اور اس طرح پر بہت سی نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں اور یہ تکبّر کئی طرح پر ہوتا ہے کبھی دولت کے سبب سے، کبھی علم کے سبب سے، کبھی حُسن کے سبب سے اور کبھی نسب کے سبب سے، غرض مختلف صورتوں سے تکبّر کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ وہی محرومی ہے اور اسی طرح بہت سے بُرے خلق ہوتے ہیں جن کا انسان کو کوئی علم نہیں ہوتا اس لئے کہ وہ کبھی ان پر غور نہیں کرتا اور نہ فکر کرتا ہے۔ انہیں بداخلاقیوں میں سے ایک غصّہ بھی ہے۔ جب انسان اس بداخلاقی میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ دیکھے کہ اس کی نوبت کہاں تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ ایک دیوانہ کی طرح ہوتا ہے۔ اس وقت جو اس کے منہ میں آتا ہے کہہ گذرتا ہے اور گالی وغیرہ کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ اب دیکھو کہ اسی ایک بداخلاقی کے نتائج کیسے خطرناک ہو جاتے ہیں۔ پھر ایسا ہی ایک حسد ہے کہ انسان کسی کی حالت یا مال و دولت کو دیکھ کر کُڑھتا اور جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس نہ رہے اس سے بجز اس کے کہ وہ اپنی اخلاقی قوتوں کا خون کرتا ہے کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ خدا کا ولی بننا آسان نہیں بلکہ بہت مشکل ہے۔ کیونکہ اس کے لئے بدیوں کا چھوڑنا بُرے ارادوں اور جذبات کو چھوڑنا ضروری ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ اخلاقی کمزوریوں اور بدیوں کو چھوڑنا بعض اوقات بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک خونی خون کرنا چھوڑ سکتا ہے۔ چور چوری کرنا چھوڑ سکتا ہے لیکن ایک بد اخلاق کو غصّہ چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے یا تکبّر والے کو تکبّر چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں دوسروں کو جو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے پھر خود اپنے آپ کو حقیر سمجھتا ہے لیکن یہ سچ ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی عظمت کے لئے اپنے آپ کو چھوٹا بناوے گا خدا تعالیٰ اس کو خود بڑا بناوے گا۔ یہ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی بڑا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ آپ کو چھوٹا نہ بنائے۔ یہ ایک ذریعہ ہے جس سے انسان کے دل پر ایک نُور نازل ہوتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف کھینچا چلا جاتا ہے۔

اخلاقی طاقتوں کے متعلق حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) خطبہ فرمودہ 4 فروری 1972ء میں فرماتے ہیں۔

اخلاقی طاقتیں دراصل وہ فطرتی طاقتیں ہیں جو انسان کے اندر پائی جاتی ہیں ان کے صحیح استعمال کو اخلاقی طاقت کہتے ہیں۔ مثلاً ایک فطری طاقت یہ بھی ہے کہ انسان بُری چیز کو بُرا سمجھتا اور اس کے متعلق اس کے دل میں غصّہ پیدا ہوتا ہے۔ پس غصّہ انسانی فطرت کی ایک طاقت ہے اس لئے یہ کم و بیش ہر انسان کے اندر (سوائے ان لوگوں کے جو مفلوج ہوں) کسی نہ کسی شکل میں پائی جاتی ہے۔ لیکن انسان کو محض نفرت کرنے یا غصہ کرنے کی طاقت ہی نہیں دی گئی بلکہ نفرت اور غصے کے صحیح استعمال کی طاقت بھی دی گئی ہے اور اسی کو ہم اخلاقی طاقت کہتے ہیں۔ صحیح استعمال کی یہ طاقت انسان کے علاوہ دوسری مخلوق میں نظر نہیں آتی کیونکہ انہیں اس کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ مثلاً فرشتے ہیں، ان کو یہ طاقت ہی نہیں دی گئی کیونکہ ان کا اپنا ایک ایسا دائرہ ہے جس میں ان کی فطرت خود ہی اپنے ماحول کے مطابق تھوڑی بہت لچک پیدا کر دیتی ہے اور اس سے زیادہ کی انہیں ضرورت نہیں ہوتی یا مثلاً خوف ہے یعنی کسی چیز سے ڈرنا یہ بھی انسانی فطرت کا ایک حصّہ اور اس کی ایک طاقت ہے۔ اس کے صحیح استعمال کے لئے جو چیز ہمیں دی گئی ہے وہ اخلاقی قوت ہے۔ مثلاً جو شخص ڈرتا ہے اور خوف کھاتا ہے اسے ہم نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں (اس معنی میں جو دینِ حق نے اخلاقی نفرت بیان کی ہے) اور دوسرا شخص جب ڈرتا ہے وہ ہمارا محبوب بن جاتا ہے۔ یعنی جو شخص شیطان سے ڈرتا ہے، جو شخص دنیوی معبودوں کی پرستش کرنے سے ڈرتا ہے وہ دراصل عقل مند صاحبِ فراست اور با اخلاق (صاحبِ ایمان) ہے جس کی قوتوں کی گویا صحیح نشوونما ہو چکی ہے۔ اس لئے وہ شیطان کو نفرت کی نِگاہ سے دیکھتے ہوئے ان سے خوف کھاتا ہے۔ البتہ انسانوں سے نفرت کرنا (دینِ حق) نے ہمیں نہیں سکھایا۔ ان کی بداخلاقیوں سے نفرت کرنے کا حکم ہے لیکن اس خوف کو جو اس شخص کے دل میں پیدا ہوا ہم اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور وہی خوف ایک اور شکل میں بھی ظاہر ہوتا ہے یعنی خشیت اللہ کے رنگ میں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض نہ ہو جائے ہم اللہ تعالیٰ سے اس بات سے ڈرتے ہیں کہ ہم اس کی نعمتوں اور فضلوں سے محروم نہ ہو جائیں۔ ہم اس بات سے خوف کھاتے ہیں کہ اس کے پیار سے محروم نہ ہو جائیں پس جو شخص اس رنگ میں خوف کا مظاہرہ کرتا ہے وہ ہماری نظر میں بڑا پیارا ہو جاتا ہے۔

اخلاق اور تقویٰ کے لباس کے متعلق حضرت مولانا شیر علی صاحب نے خطبہ فرمودہ 28 اگست 1931ء کو فرمایا۔

انسان کی یہ فطری خواہش ہے کہ وہ ذِلت اور ہتک سے بچنا چاہتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ بنی نوع انسان کی نظر میں اسے عزت حاصل ہو۔ دنیا میں کوئی انسان بھی اپنی ذِلت پسند نہیں کرتا۔ بلکہ چاہتا ہے۔ کہ لوگ اسے عزت کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور یہ خواہش بڑے سے لیکر چھوٹے تک ہر انسان کے اندر طبعی طور پر موجود ہے۔ اور اس کا ادنیٰ سا نشان اس کے لباس میں پایا جاتا ہے۔ لوگ عام طور پر اچھا لباس پہننے کی کوشش کرتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ نہیں چاہتے۔ ہم لوگوں کی نظر میں تحقیر کی نظر سے دیکھے جائیں۔ ہم دیکھتے ہیں دنیا میں غریب سے غریب لوگ بھی جن کے پاس بہت کم مال ہوتا ہے سفر پر جانے کے لئے خاص لباس رکھتے ہیں۔ اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ انسان چاہتا ہے کہ اسے عزت کی نظر سے دیکھا جائے۔ یہ بے شک اچھی خواہش ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی کلام الٰہی میں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ ہم نے تمہارے لئے ایسا لباس نازل کیا ہے جس سے تم بدن ڈھانپتے ہو۔ اور جو تمہارے لئے باعث زینت بھی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نیا کپڑا پہنتے تو دعا فرماتے۔

یعنی خدا کا شکر ہے۔ جس نے مجھے ایسا لباس پہنایا جس سے میں بدن ڈھانپتا ہوں۔ اور جو میرے لئے باعث زینت بھی ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ عزت کرانے اور ذِلت سے بچنے کے لئے یہی کافی نہیں۔ کہ انسان اچھا لباس پہن لے۔ بعض لوگوں کی نظر ایسی کوتاہ ہوتی ہے۔ کہ وہ لباس ہی کو عزت کا ذریعہ سمجھ کر اسے ٹھیک ٹھاک کرنے اور بالوں وغیرہ کو سنوارنے میں گھنٹوں لگے رہتے ہیں۔ لیکن وہ اس بات کو بُھول جاتے ہیں جس کے بغیر حقیقی عزت حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔ اور وہ اخلاق ہیں۔ اخلاق بھی انسان کا لباس ہے۔ جو ظاہری لباس سے بہت بہتر اور اعلیٰ ہے اگر ایک انسان متکبّر ہے۔ اکڑباز ہے غریبوں سے نفرت کرتا ہے لوگوں پر ظلم کرتا ہے چڑچڑا اور بدمزاج ہے۔ سخت کلام ہے۔ اور دوسرے سے سختی کے ساتھ پیش آتا ہے۔ تو وہ کبھی عزت نہیں پا سکتا۔ جو شخص اس کی بداخلاقی سے واقف ہو گا۔ وہ اس کے لباس کی وجہ سے خواہ وہ کتنا ہی فاخرہ کیوں نہ ہو۔ اس کی عزت نہیں کر سکتا۔ اور اس پر اس نے جو روپیہ اور محنت صرف کی ہے۔ وہ ضائع ہو جائیگی۔ لوگ چونکہ اس کے بُرے اخلاق سے واقف ہوں گے۔ اس لئے اس کا لباس ان کے نزدیک کوڑی کا بھی نہیں ہو گا۔ اور باوجود اس کے ہر ایک اسے تحقیر کی نظر سے دیکھے گا۔ اور اگر اسے اس اُمر کا احساس ہے کہ اپنی عزت کرائے تو اسے چاہئے اپنے اخلاق درست کرے اس سے ظاہر لباس سے جس کے ذریعے لوگ عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کہیں بڑھ کر اخلاق کا لباس ہے چاہئے کہ اس طبعی خواہش کو پورا کرنے کے لئے کہ میری عزت ہو۔ انسان کو اپنے اخلاق کی درستی کی فکر بھی ہو۔ اور اس طرح اس زندگی اور آئندہ زندگی میں بھی جزاء سزا کا جو دن مقرر ہے۔ جب بعض کو عزت ملے گی۔ اور بعض کو ذِلت۔ اس کے لئے بھی تیاری کرنی چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ ہمیں اس وقت بھی عزت حاصل ہو۔ جب اوّلین و آخرین جمع ہوں گے۔ انسان جب کسی مجلس میں خصوصاً معززین کی مجلس میں جاتا ہے تو ایسا لباس پہنتا ہے جو اس مجلس کے شایانِ شان ہو۔ پھر جب اس پر ایسا وقت ضرور آنا ہے۔ جب (۔) اولیاء صلحاء اوّلین و آخرین سب جمع ہوں گے۔ تو اگر وہ عزت حاصل کرنا اور ذِلت سے بچنا چاہتا ہے۔ تو اسے چاہئے۔ کہ اس مجلس کے لئے ایسا لباس تیار کرے۔ کہ اسے ذِلت نہ حاصل ہو۔ اور وہ لباس تقویٰ کا لباس ہے۔ ہم میں خواہش ہے۔ کہ ہم ذِلت سے بچنا چاہتے ہیں۔ اور ہمیں چاہئے کہ لوگوں کے سامنے رُسوا نہ ہوں۔ چونکہ دونوں جگہ اس کے امکانات ہیں۔ اس لئے دونوں مواقع کی فکر کرنی چاہئے۔ اور دونوں کی تیاری کے لئے بہترین لباس تیار کیا جائے جس طرح بڑے بڑے جلسوں میں یا حکام کے پاس جاتے ہوئے خاص لباس پہنتے ہیں۔ اسی طرح چاہئے کہ آئندہ زندگی کے لئے بھی عمدہ لباس تیار کرائیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے۔ کہ انسان اس زندگی میں اپنے لئے جو لباس تیار کرتا ہے۔ وہی اسے آخرت میں ملتا ہے۔ اس لئے ذِلت سے بچنے کے لئے جو نہایت دردناک چیز ہے۔ اور حقیقی عزّت حاصل کرنے کے لئے چاہئے کہ تقویٰ کا لباس اختیار کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو ان بابرکت ارشادات کی روشنی میں چلنے کی توفیق عطا کرے۔ اور یہ سب باتیں اختیار کرنے والے بنیں۔ آمین۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

پندرہ سال کی نہیں ہوئی۔ ایک منٹ کی عمر سے لے کر پندرہ سال کی عمر تک جتنے بچے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دیئے ہیں اگر ان کی طرف سے یا وہ خود اگر وہ کچھ شعور رکھتے ہیں۔ وقف جدید کے لئے دیں تو...... اللہ تعالیٰ ان کے بچپن سے ہی برکات کے سامان پیدا کرنے شروع کر دے گا۔

(الفضل 10۔ نومبر 1967ء)

OOO

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کریں۔ میں آج کل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔ میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں سے بعض اس قسم کے خیالات بھی رکھتے ہیں کہ اگر ایک شیرے کے مٹکے میں ہاتھ ڈالا جاوے اور پھر اس کو تلوں میں ڈال کر تل لگائے جائیں تو جس قدر اس کو لگ جاویں اس قدر دھوکا اور فریب دوسرے لوگوں کو دے سکتے ہیں۔ ان کی ایسی بے ہودہ اور خیالی باتوں نے بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے۔ اور ان کو قریباً وحشی اور درندہ بنا دیا ہے۔ مگر میں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرے کو محدود نہ کرو۔ اور ہمدردی کے لئے اس تعلیم کی پیروی کرو جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 217)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ویت نام میں شدید طوفان

ویت نام میں گذشتہ دنوں شدید طوفان آیا۔ یہ طوفان رات کے وقت آیا جس سے ماہی گیروں کی 200 سے زائد کشتیاں ڈوب گئیں اور سینکڑوں افراد ہلاک ہو گئے۔ خدشہ ہے کہ ویت نام کے جنوبی علاقوں میں آنے والے اس طوفان کے باعث ایک ہزار سے زائد کشتیاں اور سینکڑوں ماہی گیر لاپتہ ہو چکے ہیں۔ 130 کلو میٹر کی رفتار سے چلنے والی آندھی نے کاماؤ صوبے میں 13 ہزار سے زائد کچے گھروں کو ملیا میٹ کر دیا۔ ویت نام کے محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ پچھلے 100 سالوں میں اس علاقے میں آنے والا یہ سب سے بڑا خوفناک طوفان ہے۔ اگرچہ ابھی تک مرنے والوں کی حتمی تعداد کا تعین نہیں کیا جا سکا۔ لیکن اندازہ ہے کہ سینکڑوں افراد اس طوفان کی نذر ہو گئے ہیں۔ یہ طوفان جسے محکمہ موسمیات نے لنڈا کا نام دیا ہے اب تھائی لینڈ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ مواصلات کا نظام درہم برہم ہونے کے باعث صوبے کا رابطہ ملک کے دوسرے حصوں سے کٹ گیا ہے۔ ویت نام کے حکام کا کہنا ہے کہ 1922ء کے بعد یہ سب سے بڑا طوفان ہے۔

OOO

کشمیر کی آزادی کب ہوگی؟

بھارتی فوج کے سابق سربراہ جنرل کے سندر جی نے پیشین گوئی کی ہے کہ کشمیری عوام اپنی جدوجہد آزادی کے بل پر آنے والے دس سالوں میں بھارت سے آزادی حاصل کر لیں گے۔ بھارتی سیاستدان محض جذباتی طور پر کشمیر کو بھارت کا حصہ قرار دے رہے ہیں۔

سعودی عرب سے شائع ہونے والے ایک اخبار کے ساتھ انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر سے جذباتی الاؤ کا راگ الاپنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بھارت کو جموں وکشمیر کو آج نہیں تو کل خود مختاری دینی پڑے گی۔ انہوں نے بھارتی حکومت کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے پڑوسی ملک پاکستان کو ایک بااعتماد دوست بنا لے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بھارت جموں وکشمیر کو خود مختاری دے دے تو یہ نہ صرف ہندوستان بلکہ سارے جنوبی ایشیا کے لئے ایک نئے باب کا آغاز ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی حکومت آزاد کشمیر پر نظر رکھنے کی بجائے ہندوستانی قوم کو کشمیر کی اصل صورت حال سے آگاہ کرے۔ اور کچھ لو اور کچھ دو کی راہ ہموار کی جائے۔ سابق چیف آف آرمی سٹاف نے کہا کہ اگرچہ پاکستان کے مقابلے میں بھارت ایک بڑا ملک ہے لیکن بھارت کو پاکستان کے ساتھ دوستی کے سوا اور کوئی چارہ نہیں اور اس کے لئے اسے جموں وکشمیر کی قربانی دینی ہو گا۔

OOO

بنگلہ دیش کی غربت

بنگلہ دیش میں غربت ایسی خوفناک حدوں کو چھو رہی ہے کہ عالمی اداروں نے یہ بتایا ہے کہ روزانہ بنگلہ دیش میں 500 بچے غذائی کمی اور بھوک کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس ملک میں نو عمر بچے بہتر خوراک نہ ملنے پر بری طرح جسمانی کمزوری کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہ انکشاف عالمی بینک کی ایک حالیہ رپورٹ میں کہا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق نو عمر بچوں کو اچھی خوراک فراہم کرنے کے لئے بینک نے ایک منصوبہ شروع کیا ہے جس پر اگلے دس برسوں میں 22۔ ارب ڈالر خرچ ہوں گے۔

بنگلہ دیش میں غربت آج کی بات نہیں۔ آج سے سو سال پہلے کی تاریخ سے چلنا شروع کریں تو قحط اور بنگال کے الفاظ ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ قیام پاکستان سے پہلے انگریزوں کے دور میں بھی ہندوستان کا غریب ترین علاقہ بنگال ہی تھا۔ ہندوستان کی آزادی ہو کر پاکستان کا قیام عمل میں آیا تو خیال تھا کہ اب شاید اس علاقے کے لوگوں کی قسمت بدل جائے مگر حالات نہ بدلے۔ حتی کہ 1971ء میں بنگلہ دیش پاکستان سے بھی الگ ہو کر ایک آزاد اور خود مختار ملک بن گیا۔ اس کے بعد پھر ایک بار یہ امید پیدا ہوئی کہ شاید اس ملک میں سے غربت ختم ہو سکے۔ مگر یہ کوشش بھی نقش بر آب ثابت ہوئیں۔ چند سال پہلے بنگلہ دیش میں ایک شدید طوفان آیا مختلف ممالک نے امدادی سامان بھجوائے تو پتہ چلا کہ بنگلہ دیش کی حکومت کے پاس یہ امداد ضرورت مندوں تک پہنچانے کے لئے ہیلی کاپٹر بھی موجود نہیں ہیں۔ سارے ملک میں شاید ایک دو ہیلی کاپٹر تھے نجانے اس ملک سے غربت کب دور ہو گی۔؟

OOO

فرانس میں ٹرک ڈرائیوروں کی ہڑتال

فرانس میں ٹرک ڈرائیوروں کی ہڑتال کے باعث ملک کا ٹریفک کا نظام اور کاروبار زندگی درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے۔ فرانس کے ٹرک ڈرائیوروں کی گذشتہ دو سال میں یہ تیسری ہڑتال ہے۔ انہوں نے ایندھن کی تقسیم کے مراکز بند کرا دیئے ہیں ملک میں کھانے کی بڑی منڈی بند پڑی ہے۔

OOO

ایران کا ایک نیا قانون

ایرانی پارلیمنٹ نے ایک نئے قانون کی منظوری دی ہے۔ جس کی روح سے عورتیں اگر یہ ثابت کر سکیں کہ ان کے شوہر نامعقول ہیں تو وہ بچوں کو اپنی تحویل میں لے سکتی ہیں۔ اب تک یہ قانون تھا کہ طلاق کے بعد بچے خود بخود والدہ کی تحویل میں چلے جاتے تھے۔

OOO

تعارف

ریویو آف ریلیجنز ستمبر 1997ء

اڈیٹوریل میں اس شمارہ میں شائع شدہ ایک مضمون اقتصادی بداخلاقی اور کیپیٹلزم کے متعلق کسی قدر وضاحت کی گئی ہے۔ نوٹس اینڈ کمنٹس میں اس بات پر بحث کی گئی ہے کہ کوئی شخص اپنی کارکردگی کا کس حد تک ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک تحریر ابتلاؤں کے متعلق پیش کی گئی ہے۔ ایک مضمون میں کرشن جی مہاراج کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ یہ مضمون خاصا طویل ہے۔

حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے سوال و جواب کی مجلس میں سے سوال اور اس کے جواب پیش کئے گئے ہیں کہ خدائی احکام کو کس طرح سمجھا جائے اور ان کے مفہوم تک پہنچنے کے لئے کیا کچھ کیا جائے۔

اسی طرح ڈیڈ- سی- سکرولز (Dead Sea Scrolls) کا مضمون جو پچھلے شمارے میں شائع کیا گیا تھا اس کا دوسرا حصہ یہاں پیش کیا گیا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جملہ کتب کا تعارف جو "Introducing the books of the Promised Messiah." میں کتابی صورت میں چھپ چکا ہے اسے قسط وار شائع کیا جا رہا ہے۔ موجودہ شمارے میں جنگ مقدس اور سرالخلافہ کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

جیسا کہ احباب جانتے ہیں "ریویو آف ریلیجنز" ایک نہایت خوب صورت جریدہ ہے اس کے مضامین ہمیشہ خیالات کو آگے بڑھانے کے لئے مہمیز ثابت ہوتے ہیں اور اس کے مضامین ہمیشہ ایمان افزا ہوتے ہیں۔ یہ پرچہ آجکل ایک اڈیٹوریل بورڈ کے تحت مرتب ہوتا ہے اور اس اڈیٹوریل بورڈ کے چیئرمین رفیق حیات ہیں۔ باقی اراکین کے نام یہ ہیں۔

فرید احمد، فضل احمد، باسط احمد، سارہ وسیم، فوزیہ باجوہ، منصور ساقی، خلیل الرحمان ملک، سلیم احمد ملک، نویدہ شاہد، شہلا زاہدہ ملک، صوفیہ صفی محمود، ولید احمد، ارشد احمدی

مینیجمنٹ بورڈ کے چیئرمین نصیر قمر اور اس کی ڈیزائننگ اور ٹائپ سیٹنگ تنویر کھوکھر اور شوکیہ میر کرتے ہیں۔ اس کے پبلشر مظفر احمد اور موئ شاہو ڈسٹری بیوشن کی ذمہ داری امتل- ایم- چوہدری محمود حنیف اور ایم ڈی شمس کے ذمہ ہے۔

اس پرچے میں صرف احمدیہ عقائد سے متفق مضامین ہی نہیں شائع کئے جاتے دیگر افراد کے خیالات کو بھی جگہ دی جاتی ہے۔ اسی لئے اس میں یہ بات درج ہے کہ اس شمارے میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے ضروری نہیں کہ وہ احمدیہ جماعت کے خیالات سے متفق ہوں۔ اگر آپ اس رسالے کے لئے خط وکتابت کرنا چاہیں تو پتہ یہ ہے

The Editor Review of Religions The London Mission
16 Gressen Hall Road
London.S.W-18 5QL U.K

OOO

بقیہ صفحہ 3

رپورٹیں آئیں ان میں تو بعض جگہ سو فیصدی اضافہ ہوا بعض جگہ بہت کم بھی ہوا لیکن اس سے ثابت ہو گیا کہ بعض گوشے کارکنوں کی نظر سے پوشیدہ رہ جاتے ہیں۔

پس اموال کی قربانی کے نظام میں میں نے بڑا تفصیلی تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ جہاں تک کارکنوں کی محنت کا تعلق ہے اس کا اس نظام کی کامیابی سے ایک بڑا گہرا واسطہ ہے اسی طرح تنظیم کا اعلیٰ ہونا بھی ایک اہم Factor (عامل) ہے جو اس سلسلہ میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ پس اگر تنظیمی لحاظ سے محنت کے لحاظ سے اور رسل ورسائل کے لحاظ سے اس نظام کو بہتر بنایا جائے تو آج ہمارے بجٹ میں مالی قربانی کرنے والے جتنے لوگ شامل ہیں اگر وہ اپنی قربانی کے معیار میں ایک رتی بھی اضافہ نہ کریں تب بھی جماعت کا مجموعی بجٹ خدا کے فضل سے کئی گنا زیادہ بڑھ سکتا ہے۔ یہاں خدا نے جو مثال دی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آج کے بیج نے اگر تمہیں اتنا پھل دیا ہے تو کل کا بیج تمہارے اندازہ سے بہت زیادہ ہو گا کیونکہ یہی پھل تمہارے لئے کل کو بیج بھی بننے والا ہے اس لئے تمہاری قربانیوں کی استطاعت بڑھتی چلی جائے گی۔

پس ہر سال جماعت اگر خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے زیادہ (قربانی) دیتی ہے تو ہر پہلو سے اس کی استطاعت بھی بڑھتی چلی جاتی ہے استطاعت کم نہیں ہوتی۔ (دینی) جماعتوں کی یہ بھی ایک خاص امتیازی شان ہے جو دوسروں کو عطا نہیں ہوتی وہ جب کسی کام پر خرچ کرتے ہیں تو ان کی استطاعت تھوڑی ہوتی جاتی ہے پھر یہاں تک کہ وہ خرچ ایک ٹیکس لگتا ہے اور بوجھ بن جاتا ہے اور اس کے خلاف بغاوت پیدا ہو جاتی ہے لیکن الٰہی جماعتوں میں اس کے خلاف بغاوت پیدا ہو جاتی ہے لیکن الٰہی جماعتوں میں اس کے برعکس مضمون دکھائی دیتا ہے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی جتنی ان کی استطاعت بڑھتی ہے اتنا ہی زیادہ خدا تعالیٰ ان کو مزید استطاعت اور وسعتیں عطا کرتا چلا جاتا ہے اور آنے والے کل میں اس استطاعت پہلے سے کئی گنا بڑھ چکی ہوتی ہے۔

پس جس پہلو سے بھی دیکھا جائے ابھی کام کی گنجائش موجود ہے، خصوصاً بیرونی ملکوں میں بہت زیادہ کام کی گنجائش ہے۔ پاکستان کی جماعتیں تو چونکہ قربانی کے دور سے گزر رہی ہیں اس لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان پر خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے ان کی قربانی کا معیار باہر کی جماعتوں کی نسبت غیر معمولی طور پر اونچا ہے۔ اگرچہ بیرونی جماعتوں میں بھی بعض لوگ قربانی کے غیر معمولی معیار پر قائم ہیں لیکن اکثریت بہت پیچھے رہ جاتی ہے۔ میں اس وقت صرف انگلستان کی جماعت کو مخاطب نہیں کر رہا میری مخاطب افریقہ کی ساری جماعتیں ہیں امریکہ کی جماعتیں ہیں، فجی آئی لینڈ کی جماعتیں ہیں، جاپان انڈونیشیا غرض ساری دنیا میں جہاں جہاں جماعتیں ہیں وہ ساری میری مخاطب ہیں۔ اس لئے اگر ان سب جماعتوں کو ملحوظ رکھ کر آپ غور کریں تو آپ کو یقین ہو جائے گا کہ ہماری جماعت کا ایک بہت بڑا حصہ ایسا ہے جو ابھی مالی قربانی میں شامل نہیں ہوا۔ نظام جماعت اگر محنت کرے اور ان کو شامل کرے خواہ وہ شروع میں تھوڑا دیں تو چونکہ خدا کا یہ وعدہ ہے کہ جو دو گے وہ آئندہ کے لئے پھل ہی نہیں بیج بھی بنے گا اس لئے دینے والا خواہ تھوڑا دے کر شروع کرے اللہ کے فضل کے ساتھ وہ آئندہ زیادہ دینے کی استطاعت پا جاتا ہے، خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لحاظ سے اس کی وسعت بڑھ جاتی ہے۔

پس امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے کارکنان خواہ وہ کسی ملک سے بھی تعلق رکھتے ہوں ایسے آدمیوں کو خصوصیت سے تلاش کریں گے جو خدا کے ان فضلوں سے محروم ہیں جن کی زندگیاں بے کار اور بے لذت گزر رہی ہیں۔ ان کو خدا نے اموال تو دیئے ہیں لیکن ان اموال میں برکتیں نہیں ان کی نسلوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی کوئی ضمانت موجود نہیں۔ اس لئے ان کی خاطر آپ محنت کریں اور ان کو سلسلہ کے ساتھ اس طرح وابستہ کریں کہ وہ بھی مالی قربانی کرنے والوں کی صف میں شامل ہو کر نظام سلسلہ کا ایک باقاعدہ مستقل حصہ بن جائیں۔ جو لوگ ایسا کریں گے خدا ان کو بھی نئے شامل ہونے والوں کی مالی قربانیوں میں حصہ دار بنا دے گا۔ ایک غریب سیکرٹری مال اگر سو چندہ دہندگان پیدا کرتا ہے تو (۔) جتنے نیکی کرنے والے پیدا کرتا چلا جاتا ہے ان کی نیکیوں کا ثواب اس کو بھی ملتا چلا جاتا ہے اور نیکی کرنے والوں کے ثواب میں خدا کوئی کمی نہیں کرتا یعنی ان کا حصہ لے کر ان کو نہیں دیتا بلکہ مزید عطا کرتا ہے۔ پس مالی قربانی کرنے والے لوگ ایک لامحدود ترقیات کے میدان اپنے سامنے کھلا پاتے ہیں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم خدا کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے شکر کے حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے مزید لامتناہی فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔.......

(از خطبہ 4۔ جولائی 1986ء)

پس صحیح طریقے پر دعوت الی اللہ کرنے کے ذرائع اور اس کے متعلق علم حاصل کرنے کی کوشش کرو تا جلد سے جلد ہم بھی اس کامیابی کو دیکھیں جس کا وعدہ خدا تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کے ذریعہ سے دیا ہے۔ اور تا ایسا نہ ہو کہ ہم ان کامیابیوں کے دیکھنے سے محروم رہیں۔ پیچھے آنے والے اگر ان کامیابیوں کو دیکھیں گے تو ہمیں اس سے کیا فائدہ۔ پس کوشش کرو کہ ان کامیابیوں کو ہم اپنی زندگی میں حاصل کر سکیں۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے فرائض کے سمجھنے اور دعوت الی اللہ کے اصل ذرائع کو سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کو توفیق عطا فرمائے اور اپنی اس صداقت کو پھیلانے کی توفیق عطا کرے جو اس نے دنیا کے لئے بھیجی ہے۔

(از خطبہ 8- مئی 1925ء)

ooo

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عصر حفیظ صاحب ابن حفیظ احمد کاہلوں صاحب (وفات یافتہ) موٹر سائیکل کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد افضل صاحب نصیر آباد ربوہ 15 دن سے یرقان کی بیماری میں مبتلا ہیں احباب کرام کی خدمت میں شفاء یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک مبارک احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چکوال 97-10-24 بعمر 73 سال فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال راولپنڈی میں وفات پا گئے۔ موصوف ایک ہفتہ قبل ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے حادثہ میں سر اور بازو میں چوٹیں آئی تھیں پھر دائیں جانب فالج گر گیا تھا اور زبان بھی بند ہو گئی تھی اس کے بعد بغرض علاج فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال میں داخل کروایا گیا ان کی میت چکوال لائی گئی جہاں ان کا جنازہ مکرم عمر علی طاہر مربی سلسلہ نے پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر دعا بھی کروائی۔ وفات کے وقت صدر جماعت سیکرٹری مال اور زعیم مجلس انصار اللہ چکوال کے عہدوں پر فائز تھے ان کا بڑا بیٹا ملک محمود احمد معلم وقف جدید کا کورس کر رہا ہے۔ احباب سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 1

ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ ہمارے دشمنوں کو بھی اقرار کرنا پڑے کہ واقعی بڑی معجز نما ترقی ہے۔ ہماری ترقیات کا ایک ایک دن جو پیچھے جا رہا ہے اور جتنی دیر ہم اپنی کامیابی کو پیچھے ڈال رہے ہیں۔ وہ ہمارے لئے سخت افسوسناک ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 8- نومبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ عوام حکومت کے خلاف شکست خوردہ عناصر کی غیر آئینی کوشش برداشت نہیں کریں گے۔ سازشی ملک کو استحکام کی منزل سے دور کرنا چاہتے ہیں۔ عوام کے ووٹوں سے برسراقتدار آنے والی حکومت کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ وزیراعظم نے مسلم لیگی ارکان اسمبلی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مزدور اور کسان قیمتی سرمایہ ہیں۔ ان پر توجہ دینا ہمارا فرض ہے۔

○ چیف الیکشن کمشنر (ر) سردار فخر عالم نے کہا ہے کہ عدلیہ کے خلاف جو کچھ کیا گیا وہ انسانوں کا کام نہیں ہے۔ ججوں کی تقرری کے نوٹیفیکشن کے اجراء میں غیر ضروری تاخیر کی کیا وجہ تھی؟ اس سارے قصے کے دوران 13 کروڑ عوام میں سے کوئی شخص بھی حکومت کا حامی نہیں تھا۔ حکومت کے پاس بڑے بڑے ذہنوں والے مشیر اور وزیر ہیں لیکن کسی کو بھی عقل میں نہیں آیا کہ "ایسا نہیں کرنا چاہئے" حکمرانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ "اگر جڑ کاٹ دی جائے تو درخت ختم ہو جاتا ہے 11۔ نومبر کو ریٹائر ہونے والے چیف الیکشن کمشنر نے کہا کہ میرے تین سالہ دور میں خوب ہلا گلا رہا۔ مجھ پر دباؤ بہت تھا لیکن میں نے قبول نہیں کیا۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری 10۔ نومبر کو چیف الیکشن کمشنر جسٹس (ر) سردار فخر عالم کے اعزاز میں ایوان صدر میں الوداعی ظہرانہ دیں گے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت نے کہا ہے کہ کراچی میں تین علماء کی شہادت کے واقعہ کے پس پردہ تفصیلات بتلانا مناسب نہیں۔ جلد ہی تحقیقات کے نتائج سے آگاہ کریں گے۔

○ کراچی میں علماء کے قتل کے واقعہ کے بعد ہڑتال کا سلسلہ جاری ہے۔ کاروباری مراکز۔ بینک اور تعلیمی ادارے بند رہے۔ مظاہرین نے ہوائی فائرنگ کی اور ٹائر جلائے شہر میں پولیس اور رینجرز بکتر بند گاڑیوں میں گشت کرتی رہی۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت روزگار کے متبادل ذرائع فراہم کئے بغیر کسی کو بے روزگار کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی اور نہ کسی کو بیروزگار کیا جائے گا۔ گولڈن ہینڈ شیک سکیم بھی اسی لئے موخر کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہت سے تجربہ کار افراد نے اس سکیم کے تحت ریٹائر ہونے کی درخواستیں دی تھیں۔ حکومت ان افراد کی خدمات سے محروم نہیں ہونا چاہتی۔ اس لئے اس معاملے پر مزید غور کرنا ضروری سمجھا گیا۔

○ امریکہ نے سوڈان کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کردی ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ سوڈان بین الاقوامی دہشت گردی میں ملوث ہے اور اس کا انسانی حقوق کا ریکارڈ بھی شرمناک ہے۔

○ پنجاب پولیس نے تجویز پیش کی ہے کہ صوبے میں فرقہ واریت پر قابو پانے کے لئے نماز جمعہ میں ایک سا خطبہ پڑھا جائے۔ اور علماء کو ایک دوسرے کے فرقے کو ہدف تنقید بنانے سے روکا جائے۔ تمام فرقوں کے علماء کے اتفاق رائے سے ہی خطبہ تیار کیا جانا چاہئے۔

○ پنجاب کی زرعی ٹاسک فورس کے چیئرمین نے کہا ہے کہ ون ونڈو سکیم کے تحت اب تک چھوٹے کاشتکاروں کو 42 کروڑ روپے کے قرضے تقسیم کئے جا چکے ہیں اور گندم کی پیداوار میں خود کفالت کے لئے رواں موسم ربیع میں ساڑھے چھ ارب روپے کے قرضے دیئے جائیں گے۔

○ الیکشن کمشن آف پاکستان نے سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو۔ ان کے شوہر آصف علی زرداری اور ان کی والدہ نصرت بھٹو اور سسر حاکم علی زرداری کے اثاثوں اور اخراجات کے گوشوارے برائے انتخابات 1990ء- 1995ء اور 1997ء کے انکم ٹیکس / ویلتھ ٹیکس آفس کراچی کو فراہم کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

○ سپریم کورٹ میں مزید پانچ ججوں کی تعیناتی کے بعد ملک بھر میں نئے بنچز تشکیل دیئے گئے ہیں۔ ان میں کوئٹہ اور پشاور کے لئے بنائے گئے سرکٹ بھی شامل ہیں۔ اسلام آباد میں دو بنچ کام کریں گے پہلا بنچ چیف جسٹس کی سربراہی میں قائم کیا گیا ہے۔ اس میں جسٹس بشیر جہانگیری اور جسٹس محمد عارف چوہدری شامل ہیں اور بنچ نمبر 2 جسٹس فضل الٰہی خان اور جسٹس مختار جونیجو پر مشتمل ہے۔ کراچی میں جسٹس اجمل میاں کے ہمراہ جسٹس اعجاز اور شیخ ریاض شامل ہیں۔ جبکہ جسٹس سعید الزمان پشاور میں مقدمات کی سماعت کریں گے۔ ان کے ساتھ جسٹس مامون قاضی اور منیر اے شیخ ہوں گے۔ کوئٹہ کے لئے جسٹس ارشاد حسن خان کی سربراہی میں تین رکنی بنچ بنایا گیا ہے۔ جس میں جسٹس ناصر اسلم زاہد اور جسٹس خلیل الرحمان خان شامل ہیں۔ چھٹا اور آخری بنچ راجہ افراسیاب کی سربراہی میں لاہور کے لئے بنایا گیا ہے۔ جس میں جسٹس منور احمد مرزا اور جسٹس عبدالرحمان خان شامل ہیں۔

○ لشکر طیبہ کے امیر حافظ محمد سعید نے کہا ہے کہ جمہوریت فریب ہے۔ دینی جماعتیں جمہوری طریقے سے کبھی بھی برسراقتدار نہیں آسکتیں۔ وہ جہاد کا راستہ اختیار کریں حکمران بھاری مینڈیٹ کے باوجود اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام نافذ نہیں کرسکے۔ مرید کے میں لشکر طیبہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا کہ حکومت بھارت سے مذاکرات کی بجائے جہاد کا اعلان کرے۔ آزاد کشمیر کے سابق وزیراعظم سردار عبدالقیوم نے کہا کہ جس طرح افغانستان کے اندر روسیوں کے جانے کے بعد مجاہدین آپس میں لڑ پڑے اسی طرح کشمیر کے اندر بھی یہ خدشہ بدرجہ کمال موجود ہے۔ اس لئے مجاہدین کی تربیت کرنا اور اختلافات مٹانا ضروری ہے۔

○ مجاہدین لشکر طیبہ نے اجتماع کے موقع پر جدید اسلحہ کے ہمراہ عسکری مظاہرہ بھی کیا۔ کلاشنکوف مجاہدین نے 200 فٹ کی بلندی سے عسکری مظاہرے کے دوران چھلانگیں لگائیں تو سینکڑوں بچے خواتین اور لوگ خوفزدہ ہو کر توبہ توبہ کرنے لگے۔ ایک 12 سالہ کلاشنکوف بردار مجاہد نے 200 فٹ کی بلندی سے ہنگامی حالت میں رسی کے ذریعہ دریا عبور کرنے کا بھی مظاہرہ کیا۔

○ الیکشن کمیشن نے بیرون ملک پاکستانیوں کو ووٹ دینے کا حق دینے کے لئے سکیم کی منظوری دے دی ہے۔ اور اس سلسلے میں سمری وزیراعظم کو بھجوا دی ہے۔

○ حکومت نے انسداد دہشت گردی کے قانون میں ترمیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ "سنگین جرائم" کی تشریح ہوسکے۔ ترمیم پولیس کی طرف سے اختیارات کے ناجائز استعمال اور انسداد دہشت گردی کے قانون کو سنگین جرائم تک محدود کرنے کے لئے کی جائے گی صرف دہشت گردی اور سنگین جرائم والے کیس ہی خصوصی عدالتوں میں بھیجے جائیں گے۔

○ سابق وفاقی وزیر رکن قومی اسمبلی اور مسلم لیگ (ن) کے سینئر نائب صدر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ حکومت عدلیہ تنازعہ ایک بہت بڑی سازش تھی جو کچھ وقت کے لئے ٹال دی گئی ہے لیکن ختم نہیں ہوئی۔ وزیراعظم محمد نواز شریف سازشیوں کو مخالف کیمپ میں تلاش کرنے کی بجائے اپنی کمین گاہ میں دیکھیں۔ انہوں نے کہا کہ فلور کراسنگ بل پر مسلم لیگ میں اختلافات ہیں۔

○ باخبر ذرائع کے مطابق سرکاری محکموں میں گولڈن ہینڈ شیک سکیم ختم کردی گئی ہے۔ اس کے ساتھ قبل از وقت ریٹائرمنٹ فوائد کے ساتھ حاصل کرنے کی سکیم پر عملدرآمد معطل کی بجائے ختم کردیا گیا ہے۔ سکیم بنانے والوں کی سرزنش ہوگی۔ جو سرکاری ملازم گولڈن ہینڈ شیک اور قبل از وقت ریٹائرمنٹ کے فوائد کی درخواستیں دیکر گھروں میں بیٹھ گئے ہیں انہیں ڈیوٹی پر پہنچنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

○ ایف آئی اے کے بعض افسروں کی مبینہ ملی بھگت سے چند ہفتوں کے دوران جعلی پاسپورٹوں اور بوگس دستاویزات کے ذریعے درجنوں افراد بیرون ملک نکل گئے ہیں۔ جس پر پی آئی اے کو 36 لاکھ روپے جرمانہ ادا کرنا پڑا ہے۔

ربوہ میں ملکی اور غیر ملکی ہومیوپیتھک ادویات کے ہول سیل ڈیلرز
ایف بی ڈسٹری بیوٹرز راجیکی روڈ ربوہ
فون: 766 - 04524

محمود جیولرز
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212381
رہائش 212131

تشخیص علاج ادویات
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ
پوسٹ کوڈ 35460
فون: 212399
خصوصی رعایت کیساتھ

کرم فرماؤں کیلئے اطلاع
میاں نسیم احمد طاہر صاحب جرمنی سے واپس آگئے ہیں۔ اور دوکان پر خود موجود ہیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
گھر 212175

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
4.30 تا 8.30 شام

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
40 گرام/30، 60 گرام/90، 100 گرام/150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (رجسٹرڈ)
250/-
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534